آدابِ تلاوتِ قرآن

تحریر: فرحت عزیز

قرآن مجید بڑی فضیلت والی کتاب ہے جو اللہ ربّ العزت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے خاتم النبیین ﷺ پر نازل کی ہے۔ یہ وہ کتابِ واحد ہے جس کی شان میں لَا رَیْبَ فِیْهِ (اس میں کوئی شبہ نہیں) اور هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ (یہ متقین کے لئے ہدایت ہے) کی صفات آئی ہیں۔ اس کا مقصدِ نزول لوگوں کے دلوں کی تثبیت، ذہن وفکر کا استحکام اور انہیں ہدایت وبشارت کی نعمت سے متمتع کرنا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۞﴾ (النحل:۱۰۲)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اس (قرآن مجید) کو روح القدس (جبرئیلؑ) نے آپؐ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے، تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت وبشارت کا موجب ہو۔''

تلاوتِ قرآن حکیم کے کچھ آداب ہیں جن کا ذکر خود قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کی وضاحت کی ہے اور اس ضمن میں صحابہؓ سے منقول روایات بھی ملتی ہیں۔

۱) قرآن مجید کے آدابِ عظمت میں سے اوّلین یہ ہے کہ اس کو پکڑنے یا پڑھنے سے پہلے انسان کا پاک ہونا لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۞ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۞ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۞ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۞﴾ (الواقعة:۷۷-۸۱)

''یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ اس کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ یہ پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا تم اس قرآن کو سرسری بات سمجھتے ہو؟''

© rasailojaraid.com

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ (۱) پاکیزگی صرف نماز و تلاوتِ قرآن کے لئے ہی لازم نہیں بلکہ وہ بذاتِ خود بھی دین کا اہم جزو ہے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾ (البقرۃ:۲۲۲)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

۲) قرآن کی تلاوت سے پہلے مسواک کرنا مسنون ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ:

یعنی السواک (۲)

© rasailojaraid.c

''اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا''۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) (۳)

''مسواک منہ کو صاف کر دیتی ہے اور اللہ کے نزدیک خوش کن چیز ہے''۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ''آپؐ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے''۔ (۴)

۳) قرآن مجید پڑھتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ (النحل:۹۸)

''جب تم قرآن پڑھو تو شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔

اس سلسلے میں بعض ائمۂ کرام کا یہ کہنا ہے کہ اگر تلاوت کے دوران کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو دوبارہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا چاہئے' اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہئے۔ (۵)

۴) قرآن کی تلاوت تدبر و فہم کے ساتھ کی جائے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

© rasailojaraid.c

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾ (النساء:۸۲)

''کیا یہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے؟''

قرآن کو بغیر غور وفکر کے پڑھنا ناپسند کیا گیا ہے۔ یہ بھی ارشاد ہے:

﴿کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (ص:۲۹)

''یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے (اے نبی اکرمؐ!) آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور اہل فہم نصیحت حاصل کریں''

فہم وتدبر سے تلاوت کرنے پر دوگنا اجر ہوتا ہے۔(۶)

۵) تلاوت کرتے وقت مؤدب ہو کر بیٹھنا چاہئے' اپنے آپ پر خشوع وخضوع کی کیفیت طاری کرنی چاہئے اور اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۹)

''اور (جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو) روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں' اور یہ قرآن ان کے خشوع کی کیفیت کو اور بڑھا دیتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْکُوْا وَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکُوْا))(۷)

''جب قرآن پڑھو تو اثنائے تلاوت رونا چاہئے' اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنالو''۔

ابن حجر عسقلانی عبید بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو ستر لہجوں میں خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور اس دوران ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔(۸)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی' گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا' سو وہ بھاگنے لگا۔ جب اُس نے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ ایک بدلی ہے کہ اس نے اس کو ڈھانک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''اے فلاں! پڑھتے رہو' کیونکہ یہ قرآن کی قراءت کے وقت اترنے والی تسکین ہے''۔(۹)

لہٰذا ایمان بہترین عمل ہے اور قرآن کا فہم وتدبر ایمان کا ثمر ہے۔ جہاں تک مجرد تلاوت کا تعلق ہے جو بغیر سوچے سمجھے کی جائے' اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کے مطابق

© rasailojaraid.com

اس پھول کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔[10]

۶) قرآن مجید صاف انداز اور ترتیل سے پڑھنا چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل:۴)

''قرآن کو صاف صاف پڑھو''۔

رسول اللہ ﷺ ترتیل وترجیع سے تلاوت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں ایک روایت مروی ہے:

رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِىَ تَسِيْرُ بِهٖ، وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ.....[11]

''میں نے (فتح مکہ کے دن) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' اونٹنی چل رہی تھی اور آپؐ سورۂ فتح کی تلاوت کر رہے تھے''۔

© rasailojaraid.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔[12] ترتیل سے مراد حروف کی واضح طور پر ادائیگی ہے۔[13]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِىْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ))[14]

''قرآن کا ماہر قاری تو اُن بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوحِ محفوظ کے لکھنے والے ہیں' اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے اور اس کے لئے زحمت ومشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ایک مہینے میں پڑھو''۔ انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے فرمایا: ''بیس دن میں پڑھو''۔ انہوں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے پندرہ اور دس دن میں پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: ''قرآن سات دن میں ختم کرو اور اس پر اضافہ نہ کرو''۔[15]

نبی اکرم ﷺ کے اکثر صحابہؓ کا معمول سات دن میں قرآن حکیم ختم کرنے کا تھا۔

© rasailojaraid.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''قرآن کے الفاظ صبر اور فہم سے پڑھو''۔ (۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قرآن کا ایک لفظ پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کی مثال دس کے برابر ہے۔'' (۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن قرآن انسان کی بہترین سفارش کرے گا۔ (۱۸)

۷) قرآن کی تلاوت نہایت غور و فکر اور توجہ سے کی جائے۔ اس دوران نہ کسی طرف دھیان کیا جائے نہ کوئی بات کی جائے۔ سننے والے کان لگا کر سنیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: ۲۰۴)

''جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو، تاکہ تم پر رحمت کی جائے''۔

روایت ہے کہ قرآن کو انتہائی توجہ سے سنو اور چپ رہو، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام جب وحی لاتے تو آپؐ غور سے سنتے اور جب جبرئیل علیہ السلام واپس جاتے تو آپؐ جبرئیلؑ کی مانند پڑھتے۔ (۱۹) تاہم قاری کو آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے معنوں کا شعور ہونا لازم ہے۔ (۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے:

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ

''آپؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاتے کوئی بات نہ کرتے''۔ (۲۱)

۸) اگر دورانِ تلاوت کوئی ایسی آیت سامنے آ جائے جس کا تعلق عذاب، یا دعا یا کسی خاص موضوع سے ہو تو اس کو بار بار پڑھنا چاہیے، تاکہ اس کے تمام پہلو اچھی طرح سامنے آ جائیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا، وَالْآيَةُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (المائدۃ: ۱۱۸) (۲۲)

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح تک ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے

© rasailojaraid.co
© rasailojaraid.co

رہے۔ وہ آیت یہ ہے (ترجمہ): (اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے تو یہ تیرے بندے ہیں' اور اگر تو انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے''۔

۹) قاری تلاوت کے دوران اگر آیت رحمت پڑھے تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرے اور آیت عذاب پر آئے تو اللہ سے اُس کی پناہ کے لئے ملتجی ہو۔ مثلاً کہے:
اَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ(۲۳) یا کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ(۲۴)

۱۰) نماز ہو یا خارجِ نماز' جہاں تک ممکن ہو قرآن مجید کی تلاوت عربی لب و لہجے میں کرنی چاہیے۔ عمداً عجمی لہجے میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ نماز میں قرآن اسی ترتیب سے پڑھا جائے جس ترتیب سے موجودہ مصحفِ قرآنی ہے۔

۱۱) قرآن مجید کو حسن صوت اور عمدگی سے پڑھا جائے۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو حسنِ صوت کی نعمت سے مالا مال فرمایا(۲۵)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
((لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ)) وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهِ(۲۶)
''اللہ تعالیٰ نے کسی شے کو بھی اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا نبی ﷺ کا خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنا ہے''۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ جب (قرآن) بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد اِن الفاظ سے مروی ہے:
((يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوٗدَ))(۲۷)
''اے ابوموسیٰ! تم کو آلِ داؤد (علیہ السلام) کے سازوں میں سے ایک ساز عطا کیا گیا ہے۔'' (مزمار سے مراد بانسری ہے۔ یہاں اس سے مراد خوش آوازی ہے)۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے:
((اَللّٰهُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))(۲۸)
''جب قرآن کو حسن صوت اور بآوازِ بلند پڑھا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی

© rasailojaraid.com

پسند ہے اور وہ اسے سن کر انتہائی خوش ہوتا ہے“۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّی لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْآنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ ......))[۲۹]

”اگرچہ مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ اشعریین کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، مگر جب رات کو وہ قرآن پڑھتے ہیں تو میں ان کی آواز پہچان لیتا ہوں۔“

اسی طرح آپ ﷺ سے مروی ہے:

((زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ))[۳۰]

”قرآن کو اپنی آواز کی عمدگی سے مزین کرو“۔

© rasailojaraid.c

ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا))[۳۱]

”جو شخص قرآن کی تلاوت عمدہ آواز سے نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت نہایت ہی عمدہ اور خوش آوازی سے کرتے۔ جیسا کہ روایت ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِی الْعِشَاءِ فِیْ اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ[۳۲]

”نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپؐ نمازِ عشاء کی کسی رکعت میں سورۃ والتین والزیتون اتنی عمدہ آواز سے پڑھ رہے تھے کہ میں نے کسی اور کو اس درجہ عمدگی سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا“۔

روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ قرآن کو بے انتہا خوش آوازی سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمائش کی کہ مجھے کوئی سورت سناؤ۔ پس جب آپؓ نے تلاوت سنی تو رونے لگے اور کہا کہ مجھے اس طرح گمان ہوا کہ یہ سورت (واقعی) نازل ہو رہی ہے۔[۳۳]

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے سے مراد تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا ہے۔[۳۴]

© rasailojaraid.c

۳) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ان لوگوں سے سنا جائے جن کی

آواز اچھی ہو اور جو حروف کے مخارج اور ادائیگی کے بارے میں زیادہ محتاط ہوں۔ اس بارے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حکم دیا:

((اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْآنَ)) فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ' اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: ((اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ)) ' فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا﴾ قَالَ: ((اَمْسِکْ)) فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ(۳۵)

''حضور ﷺ نے فرمایا: تم مجھے قرآن مجید سناؤ''۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں آپ کو سناؤں' حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے؟ فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا چاہتا ہوں''۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ): ''پھر اُس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر (اے نبیؐ!) آپ کو گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے''۔ (النساء: ۴۱) تو آپؐ نے فرمایا: ''اب بس کر''۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔''

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اُبی بن کعب سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں''۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں' اللہ نے تمہارا نام میرے آگے لیا ہے''۔ تو اُبیؓ بن کعب رونے لگے''۔(۳۶)

۱۳) کلام کا ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پوری آیت پڑھی جائے' یا اتنا ہی پڑھا جائے جو باہم مربوط ہو' تاکہ ماقبل اور مابعد کا رابطہ قائم رہ سکے۔ ربط و تعلق کی پروا نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر دورانِ تلاوت جمائی آجائے تو تلاوت بند کر دے اور جمائی ختم ہونے پر دوبارہ تلاوت شروع کرے۔ اس کی دلیل حضرت ابوسعید خدریؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فَمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ))(۳۷)

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے مُنہ کو بند کر لے' کیونکہ اس پر شیطان اثر انداز ہوتا ہے۔''

۱۴) جو شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو باہر سے آنے والا اس کو سلام نہ کہے' تا کہ اس کی توجہ دوسری طرف مبذول نہ ہو۔ اگر کہہ بھی دے تو قاری کو سلام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

۱۵) جس نے قرآن مجید کو یاد کیا ہو یا باقاعدگی سے پڑھا ہو تو اس کے لئے اس کی حفاظت کرنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((بِئْسَمَا لِاَحَدِھِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ' بَلْ ھُوَ نُسِّیَ اسْتَذْکِرُوا الْقُرْآنَ فَلَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِھَا))(۳۸)

© rasailojaraid.c

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت برا ہے وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں' بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ بھلا دیا گیا ہے' اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان کے چار پایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو''۔

۱۶) قرآن کے سلسلے میں شک کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْآنِ کُفْرٌ))(۳۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''قرآن میں شک وشبہ کرنا کفر ہے''۔

اس کے کسی حکم یا آیت کی غلط تفسیر نہیں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ نبویؐ ہے:

((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ ' فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ))(۴۰)

''جب تک دلجمعی رہے تو قرآن پڑھو اور جب اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ''۔

اس سے اگلی حدیث میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''تم سے پہلے لوگوں نے چونکہ اختلاف کیا اس لئے وہ ہلاک ہوئے''۔(۴۱)

ایک موقع پر آپ ﷺ نے قرآن میں اختلاف کرنے کو کفر قرار دیا۔(۴۲)

۱۷) جس علاقے میں قرآن مجید کی اہانت کا خطرہ ہو وہاں اِس کو ساتھ نہیں لے

© rasailojaraid.c

جانا چاہئے۔ آپ ﷺ کا اس بارے میں تاکیدی حکم بھی ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ(۴۴)

''رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا''۔

۱۸) قرآن مجید کے بنیادی آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو بدرجۂ غایت صحت تلفظ اور صحت اعراب کے ساتھ پڑھا جائے۔ قرآن کی تلاوت و قراءت اور اس کو سمجھنے میں عجلت نہیں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ (القیمة:١٦)

''قرآن کو حفظ کرنے کے لئے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دو۔''

قرآن مجید ختم کرنے پر صاف ستھرا مگر سادہ لباس پہن کر عجز و انکساری سے دعا مانگی جائے۔

۱۹) قرآن مجید کا اتباع نہایت ضروری ہے۔ اس کی تبلیغ کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الحجر:٩٤)

''(اے نبی!) جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو ظاہر کرو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو''۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (القصص:٨٧)

''(اے نبی!) کہیں ایسا نہ ہو کہ آیاتِ الٰہی نازل ہونے کے بعد وہ آپؐ کو اس سے روک دیں۔ آپؐ برابر اپنے پروردگار کی طرف سے دعوت دیتے رہیں اور مشرکوں میں سے نہ ہو جائیں''۔

حوالہ جات

۱) الدارمی، ابو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام: سنن الدارمی، ج۱، ص ۱٤۱، مکتبة نشر السنة باکستان، بنوں

۲) الدارمی: سنن الدارمی، ج۱، ص ۱٤۰۔

۳) المرجع السابق، ج۱، ص ۱٤۰

٤) المرجع السابق، ج۱، ص ۱٤۰

© rasailojaraid

٥) شاہ ولی اللہ : حجۃ اللہ البالغۃ' ج۲' ص ۸' المکتبۃ السلفیۃ بلاہور' پاکستان' بدون تاریخ

٦) الزرقانی ' محمد عبد العظیم : مناہل العرفان فی علوم القرآن' ج۲' ص ۲۵ ۔ دار احیاء التراث العربی بیروت' بدون تاریخ

٧) القزوینی ' ابو عبد اللہ محمد بن یزید : سنن ابن ماجہ' باب اقامۃ ۱۷٦' ج۱' ص ٤۲٤۔ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵م

٨) العسقلانی ' احمد بن علی بن حجر : فتح الباری بشرح البخاری ' المکتبۃ التجاریۃ مصطفیٰ احمد الباز بیروت ۱٤۱٦ھ/۱۹۹٦م

٩) ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری : الجامع الصحیح المسمیٰ صحیح مسلم' ج۲' ص ۱۹٤' باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن' دار المعرفۃ بیروت بدون تاریخ

١٠) مسلم : الجامع الصحیح' ج۲' ص ۱۹٤ ۔ والجوزیۃ ' ابن قیم' زاد المعاد فی ھدی خیر العباد' ج۱' ص ۳۳۸' مؤسسۃ الرسالۃ بیروت' الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹م

١١) البخاری ' ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل : صحیح البخاری ' باب فضائل القرآن ج٤' ص ۱۹۲۵' دار ابن کثیر بیروت الطبعۃ الرابعۃ ۱٤۱۰ھ / ۱۹۹۰م۔ مسلم : الجامع الصحیح ۱۹۳/۲

١٢) الفاسی ' الامام محمد بن محمد بن سلیمان: جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد ج۲' ص ۱۲۲' مکتبۃ المعارف العلمیۃ لاہور ' بدون تاریخ

١٣) العینی ' العلامۃ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد : عمدۃ القاری بشرح صحیح البخاری ' ج۲۰' ص ۵۳' محمد امین دمیج بیروت بدون تاریخ۔

١٤) مسلم : الجامع الصحیح ' ج۲' ص ۱۹۵

١٥) الازدی ' الحافظ ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی : سنن ابی داؤد' ج۲' ص ۱۱۲ ۔ دار الحدیث بیروت' الطبعۃ الاولیٰ ' ۱۳۹۳ھ ۱۹۱۳م

١٦) الطبرانی ' ابی القاسم سلیمان بن احمد : المعجم الوسیط' ج۷' ص ۳۲٤' مکتبۃ المعارف الریاض' الطبعۃ الاولیٰ ۱٤۱۵ھ ۱۹۹۵م۔ والسیوطی' جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر : الاتقان فی علوم القرآن' ج۱' ص ۷۲' مطبع حجازی بالقاہرۃ بدون تاریخ

١٧) ابو عیسیٰ الترمذی' محمد بن عیسیٰ بن سورہ: الجامع الصحیح وھو سنن الترمذی' ج۵' ص ۱۷۵ ۔ دار عمران بیروت بدون تاریخ۔

١٨) القضاعی' القاضی ابی عبد اللّٰہ محمد بن سلامۃ : مسند الشھاب' ص ۲۵۷ ۔ موسسۃ الرسالۃ' بیروت ' الطبعۃ الثانیۃ ۱٤۰۷ھ /۱۹۸٦م

١٩) مسلم : الجامع الصحیح' ج۲' ص ۳۵ ۔ و محمد بن سعد: الطبقات الکبریٰ' ج۱' ص ۱۹۸' دار صادر بیروت' بدون تاریخ

٢٠) صبحی صالح : مباحث فی علوم القرآن' ص٤۸' دار العلم للملایین' الطبعۃ الثالثۃ ۱۹٦٤ء

٢١) البخاری: الجامع الصحیح' ج٤' ص ۱٦٤۵

٢٢) القزوینی : سنن ابن ماجہ' باب ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ اللیل ۱۷۹' ج۱' ص ٤۲۹

٢٣) مسلم : الجامع الصحیح' ج۲' ص ۲۰٤

٢٤) الترمذی: الجامع الصحیح' ج۵' ص ۵۳۰

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

٢٥) لبيب السعيد : الجمع الصوتی الاول بالقرآن، ص ٢٤٥، دار المعارف القاهره، الطبعة الثانية، بدون تاريخ
٢٦) البخاری: الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٩١٨ ـ ومسلم : الجامع الصحيح، ج٢، ص ١٩٢ ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد، ج٢، ص ١٥٧ ـ والدارمی: سنن الدارمی، ج٢، ص ٣٣٩ ـ والطبرانی: مسند الشاميين، ج٢، ص ٤٢، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٧هـ، ١٩٩٦م
٢٧) البخاری : الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٩٢٥ و مسلم : الجامع الصحيح، ج٢، ص ١٩٢، ١٩٣ ـ والازدی المصری، احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة : مشكل الآثار، ج٢، ص ٤١، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الاولیٰ ١٤١٥هـ / ١٩٩٥م
٢٨) القزوينی : سنن ابن ماجه، ج١، ص ٤٢٥، اقامة الصلاة ١٧٦ ـ
٢٩) مسلم : الجامع الصحيح، باب الاشعريين، ج٧، ص ١٧١
٣٠) النسائی، ابوعبد الرحمن احمد بن شعيب بن علی بن بحر بن سنان بن دينار : السنن الكبریٰ، ج٢، ص ١٧٩، باب تزيين القرآن بالصوت، المطبعة المصرية بالازهر، بدون تاريخ ـ والدارمی، سنن الدارمی، ج٢، ص ٣٤٠ ـ والقزوينی، سنن ابن ماجه، ج٢، ص ٤٢٦ ـ والطبرانی : المعجم الكبير، ج١١، ص ٦٨، شركة معمل و مطبعة الحديثة المحددة، الطبعة الثانية بدون تاريخ ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد، ج٢، ص ١٥٠ ـ
٣١) احمد بن حنبل : مسند الامام احمد بن حنبل، ج٥، ص ٣١٣٣ ـ مكتبة المعارف بمصر ١٣٧٧هـ / ١٩٥٨م ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد، ج٢، ص ٧٥ ـ والدارمی : سنن الدارمی، ج٢، ص ٤٧١، دار الكتب العلمية بيروت، بدون تاريخ ـ
٣٢) الامام مالك بن انس، كتاب الموطا، ص ٨٢، منشورات دار الافاق الحديدة بيروت، الطبعة الاولی ١٩٧٩م ـ والبخاری، الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٨٣٩ ـ ومسلم، الجامع الصحيح، ج٢، ص ٤١ ـ
٣٣) النووی، ابو زكريا محی الدين بن شرف : تهذيب الاسماء واللغات، ج١، ص ٣٣٦، دار الكتب العلمية بيروت بدون تاريخ
٣٤) الراغب الاصفهانی : معجم مفردات الفاظ القرآن، ص ٧١ تا ٧٢ ـ المكتبة المرتضويه لاحياء الآثار الجعفرية، بدون تاريخ ـ ومناع القطان : مباحث فی علوم القرآن، ص ١٩٠ ـ منشورات العصر الحديث، حقوق الطبع المحفوظات ١٣٩٣هـ / ١٩٧٣م
٣٥) البخاری : الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٦٧٣ ـ ومسلم، الجامع الصحيح، ج٢، ص ١٩٦
٣٦) البخاری : الجامع الصحيح، ج٣، ص ١٣٨٥، ١٣٨٦
٣٧) مسلم : الجامع الصحيح، كتاب الزهد، ج٨، ص٢٢٦
٣٨) المرجع السابق، ج٢، ص ١٩١ ـ والبخاری : الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٩٢١
٣٩) ابو داوٗد: السنن، كتاب السنة، باب النهی عن الجدل فی القرآن ـ الحاكم النيسا بوری، محمد بن عبد الله : المستدرك علی الصحيحين فی الحديث، ج٢، ص ٢٢٣ ـ مكتبة المعارف الرياض، بدون تاريخ
٤٠) البخاری: الجامع الصحيح، ج٤، ص ١٩٢٩
٤١) المرجع السابق: ج٤، ص ١٩٢٩
٤٢) الحاكم : مستدرك، ج٢، ص ٢٢٣
٤٣) البغدادی، ابی بكر احمد بن علی الخطيب : تاريخ بغداد او مدينة السلام، ج١٣، ص ٣٤، المكتبة السلفية المدينة المنورة، بدون تاريخ

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com